سخنان

تازہ شمارہ عالمۂ غیر معلمہ، عقیلۃ القریش، ثانی زہرا، مربیۂ ہمشکل پیغمبرؐ بنت العلیؑ حضرت زینب سلام اللہ علیہا اور زاہد مجاہد، عابد شب زندہ دار، حرم کے قافلہ سالار، سید الساجدین امیر الصابرین امام رابع حضرت علی زین العابدین علیہ الصلوٰۃ والسلام نیز فرزند رسولؐ و بتولؑ امام حادی عشر حضرت حسن عسکری علیہ السلام ارواحنا لہٗ الفداء کے کوائف و فضائل پر مبنی مضامین و کلام کا ایسا مختصر و بہترین گلدستہ ہے جو دیگر معصومین کے گلہائے تذکار سے بھی مزین ہے۔

آقائے قوم قدوۃ العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ السید آقا حسن نقوی طاب ثراہ (آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے بانی) نے انجمن امامیہ الملقب بہ انجمن صدر الصدور کانفرنس امامیہ اثناعشریہ کے قیام کے بعد تحفظ اوقاف کی جو تحریک چلائی تھی خدا کا شکر ہے کہ وہ تحریک آقائے قوم کے پرپوتے قائد ملت جعفریہ ہند قدوۃ العلماء حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید کلب جواد نقوی کے دم سے شباب پر ہے۔ تحریک کتنی سودمند ہے اسے حالات ہی سے سمجھا جاسکتا ہے یعنی تحریک جاری سے ہر وقف خور سہا ہوا ہے۔ بیشتر متولی حضرات اپنے کیۓ پر پردہ ڈالنے کے لئے مسجد و عزاخانے میں اقامت نماز و مجالس نیز تعمیر و مرمت کے ذریعہ بہترین کارگزاری ثابت کرنے میں مصروف ہیں۔ بیشتر جدید متولیان بھی خواہ کسی کی ایما پر بنے ہوں اموال اوقاف سے بھرپور استفادہ کررہے ہیں لیکن چوری چھپے۔ یہ سارا خوف و ہراس کا ماحول صرف ملت کے بے لوث ہمدرد اور مخلص دلسوز مولانا کلب جواد صاحب اوران کے جاں نثار چاہنے والوں کی وجہ سے ہے۔ اس کم سے کم فائدے کے ساتھ بڑے فائدوں میں یہ ہے کہ بہت سے اوقاف غیروں کے چنگل سے یا غاصبین ملت کے ہاتھوں سے نکل آئے ہیں۔ ماضی قریب میں سبطین آباد کا امام باڑہ اس فکر کا بہترین ثبوت ہے۔

حکومتیں اس تحریک کے ساتھ اس لئے صرف زبانی ہمدردیاں رکھتی ہیں کہ انھیں تحریک کی کامیابی سے ملّی یا سرکاری نقصان کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ قوم کے سرہنگ اس تحریک کی مخالفت اس لئے کرتے ہیں کہ انھیں ان کے فوائد کے تباہ و برباد ہونے کا خدشہ ہے۔ اکثر علماء و مولوی حضرات اس لئے لبوں کو سیۓ ہوئے ہیں کہ ان کے کرم فرما آقاؤں اور آقازادوں کی پالیسی، سیاست، منفعت اور کھوکھلی عظمت کو بھاری چوٹ پہنچ جانے کا ڈر ہے۔ ایسی حالت میں تو بس اللہ کی مدد، معصومین کی تائید اور مومنین کی ہمت ہی کا سہارا ہے۔

یہود و نصاریٰ اور کفار سبھی اسلام کو مٹا دینے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں سب کی دلی خواہش ہے کہ اسلام ختم ہو جائے اور اگر وہ ختم نہ ہو تو کم سے کم اسلام کی اچھی اور سچی تصویر اتنی خراب کر کے پیش کی جائے کہ لوگ دین الٰہی سے متنفر ہو جائیں۔ دولت دے کر بے فکر یا کم فکر مسلمانوں کو انتہا پسند و دہشت گرد بنایا جا رہا ہے اور پھر میڈیا کے ذریعہ دہشت گرد مسلمان یا اسلامی دہشت گردی کی لفظ بار بار استعمال کر کے دین امن و سلامتی کو بدنام کر کے اصل دہشت گردی کو انسانیت کا ذمہ دار ثابت کیا جا رہا ہے۔ قرآن مجید کی بے حرمتی، احکام خدا و فرامین رسول اکرمؐ کی مخالفت، علماء و مومنین کا قتل اور مقامات مقدسہ کا تقدس پامال کیا جا رہا ہے۔ اور تعجب تو تب ہوتا ہے جب مسلمان خود ہی عملی طور پر اسلامی قوانین کی مخالفت کرتے نظر آتے ہیں اور تحفظِ آئینِ اسلامی کی گہار لگاتے ہیں۔ اس بدعملی و گمرہی، بے تقدس و بے دیانت عہد میں محمدؐ و آل محمدؐ کے ماننے والوں کے سامنے بھی صرف ایک ہی سوال ہے کہ اپنے علمی و عملی نظام کو غور سے دیکھ کر سوچیں کہ وہ اسلام کہاں گیا جسے مرسل اعظم نے ہم تک پہنچایا اور امام حسین علیہ السلام نے اتنی عظیم قربانیاں دے کر جسے کربلا میں بچایا تھا۔ کاش ہم محمدؐ و آل محمدؐ کی خواہشات کا احترام کرتے اور ان کے مطالبات کو پورا کر کے اپنی زندگی کو سعادت ابدی سے ہم کنار کرتے۔

آقائے قوم قدوۃ العلماء کی تحریک دینداری و بیداری

انجمن صدر الصدور کے مقاصد۔ شرکاء تجارت جو محض تجارت میں شریک ہوں اور ممبری چندہ نہ دیں بپابندیٔ دستور العمل ھٰذا جس کا حصۂ تجارت مع چندۂ اشاعت دس روپیہ ہے نفع تجارت سال بہ سال شرکاء پر رسدی تقسیم ہوگا۔ لیکن نصف ان کو دیا جائے گا اور نصف پھر ان کے نام سے شریک تجارت کیا جائے گا تا کہ سہم ان کا ہمیشہ بڑھتا رہے۔ مثلاً اگر پہلے سال دس روپئے تھے تو دوسرے سال بارہ روپئے ہو جائیں گے وعلیٰ ھٰذا القیاس۔ اور اگر نصف بھی نہ لیں تو کل نفع ان کا انکی جانب سے داخل تجارت کیا جائے گا۔

جو نفع تجارت میں ہوگا اس کا چالیسواں حصہ سال بہ سال داخل سرمایۂ اشاعت دین کیا جائے گا تا کہ سرمایۂ اشاعت بڑھتا رہے اور اعانت دین کا ثواب ملے اور استحباب زکوٰۃ بھی ادا ہوتا رہے۔

صدر دفتر اس کا لکھنؤ ہے جملہ آمدنی و خرچ، حساب و کتاب تمام ماتحت انجمنوں کا اسی سے متعلق رہے گا کل آمدنی ہر مقام کی اسی صدر دفتر میں آیا کرے گی۔

دفتر انجمن صدر الصدور بمقام جوہری محلہ دفتر عماد الاسلام میں اس فیصلہ کے ساتھ قائم ہوا کہ تھوڑے عرصہ میں دفتر اس کا قبلہ و کعبہ حضرت غفرانمآب طاب ثراہ کے امامباڑہ میں قرار پائے۔ منصرم و معتمد انجمن قدوۃ العلماء بانیٔ انجمن کے نام ہونا طے پایا اور یہ بھی طے ہوا کہ حالات و حسابات انجمن ماہنامہ معالم اور اخبار الناطق میں شائع ہوں گے۔

(ادارہ)